سامنے کے مقابلے میں ٹیکنالوجی کے اخراجات

(ادارتی نوٹ) مقابلے کے امتحان سنہری کے ادارتی نوٹ کے بعد اب ہم اس موضوع کے دوسرے پہلو کی طرف آتے ہیں جو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں مقابلے کے امتحان کو اکثر ذہانت اور یادداشت کا امتحان سمجھا جاتا ہے، مگر زمینی حقائق بتاتے ہیں کہ کامیاب امیدوار وہی زیادہ ثابت ہوتے ہیں جو وقت، توجہ اور ذہنی توانائی کو درست سمت میں خرچ کرنا جانتے ہیں۔ اس تناظر میں ٹیکنالوجی کا کردار دو طرفہ ہے۔ ایک طرف یہ تیاری کے عمل کو آسان بنا سکتی ہے، دوسری طرف یہ ایک نئی قسم کی رکاوٹ بھی پیدا کر رہی ہے جسے نظر انداز کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

سب سے پہلے اخراجات کا سوال آتا ہے۔ ایک اچھا موبائل فون، مستحکم انٹرنیٹ کنکشن اور کچھ بنیادی ایپس کا خرچ بظاہر معمولی لگتا ہے، لیکن جب اسے دو سال کی تیاری پر پھیلایا جائے تو یہ رقم کئی ہزار روپے تک جا پہنچتی ہے۔ دیہی علاقوں میں رہنے والے امیدوار اکثر اس بوجھ کو سب سے زیادہ محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہاں انٹرنیٹ کی رفتار اور دستیابی دونوں محدود ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ذہانت برابر ہونے کے باوجود وسائل کا فرق مقابلے کو غیر منصفانہ بنا دیتا ہے۔ یہ مسئلہ محض ایک شخص کا نہیں، پورے نظام کا سوال ہے۔

دوسری طرف ٹیکنالوجی نے تیاری کے طریقے میں واقعی انقلاب پیدا کیا ہے۔ ویڈیو لیکچرز، آن لائن نوٹس اور مشق کے پلیٹ فارم وہ سہولت دیتے ہیں جو ماضی میں صرف مہنگے کوچنگ سینٹروں میں میسر تھی۔ ایک طالب علم اپنے کمرے میں بیٹھ کر دنیا کے بہترین اساتذہ کو سن سکتا ہے، اپنی رفتار سے دہرا سکتا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں رک کر سمجھ سکتا ہے۔ یہ سہولت بظاہر انقلابی ہے اور واقعی ہے، مگر اس کے ساتھ ایک نئی عادت بھی جنم لیتی ہے جو اکثر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ وہ عادت ہے معلومات کو سننے اور دیکھنے کو مطالعہ سمجھ لینا۔

سوشل میڈیا اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ نوٹیفکیشن، تبصرے اور رجحانات وقت کو اس طرح کھا جاتے ہیں کہ پتا بھی نہیں چلتا۔ کئی امیدوار رپورٹ کرتے ہیں کہ وہ پڑھنے بیٹھے تھے اور دو گھنٹے بعد صرف میمز اور تبصرے دیکھ رہے تھے۔ یہ مسئلہ ٹیکنالوجی کا قصور نہیں، مگر ٹیکنالوجی اس کو بڑھا ضرور دیتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ موبائل کو پڑھائی کے وقت الگ کمرے میں رکھا جائے اور فون کی سکرین پر صرف وہی ایپ کھلی رہے جو کام کر رہی ہو۔ یہ معمولی سا قدم بڑے فرق ڈالتا ہے۔

آخر میں بات وہی ہے جو ہر دور میں درست رہی ہے۔ ٹیکنالوجی ایک آلہ ہے، منزل نہیں۔ کامیاب امیدوار وہی ہیں جو آلے کو استعمال کرتے ہیں مگر آلے کے غلام نہیں بنتے۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ہر امیدوار اپنا ایک سادہ سا نظام بنائے جس میں وقت، وسائل اور توجہ کا حساب رکھا جائے۔ یہ نظام کسی مہنگے سافٹ ویئر کا محتاج نہیں ہونا چاہیے۔ ایک کاپی اور ایک قلم بھی کافی ہو سکتا ہے اگر استعمال باقاعدگی سے ہو۔ ٹیکنالوجی اس نظام کو بہتر بنا سکتی ہے، مگر نظام کی جگہ نہیں لے سکتی۔

ٹیکنالوجی کے اخراجات اور دیہی امیدوار

دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار کے لیے ٹیکنالوجی کا خرچ اکثر ایک خاموش رکاوٹ کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو اخبار میں کم زیر بحث آتی ہے۔ ایک اچھا موبائل فون، مستحکم انٹرنیٹ کنکشن اور چند ایپس بظاہر معمولی رقم لگتی ہیں، مگر جب اسے دو سال کی تیاری پر پھیلایا جائے تو یہ رقم کئی ہزار روپے تک جا پہنچتی ہے۔ دیہی علاقوں میں رہنے والے طلبا کے لیے یہ بوجھ اور بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہاں انٹرنیٹ کی رفتار اور دستیابی دونوں محدود ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ذہانت برابر ہونے کے باوجود وسائل کا فرق مقابلے کو غیر منصفانہ بنا دیتا